AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاہدات: دور نبوی ﷺ کے تناظر میں

Contracts in the Light of Islamic Teachings: In the Context of the Prophetic Era (ﷺ)

Humaira Israr

PhD Scholar, Department of Islamic History, University of Karachi,

abdullahisrar5@gmail.com

Abstract

The teachings of Islam give great importance to treaties as building blocks of trust, justice, and harmonious living among people, communities, and nations. During the Prophetic period, treaties were of great utility and importance. Prophet Muhammad's efforts did not just stop at forging agreements among Muslims; he also entered into numerous treaties with non-Muslim clans and Jews, including some who were openly hostile. These treaties were underlined by moral principles of justice, tolerance, truthfulness, and keeping one's promises. This research studies important treaties from the Prophetic period like the Constitution of Medina and the Treaty of Hudaybiyyah to demonstrate the Islamic notion of contracts and their implementation. The observations show that the Prophet ﷺ was not only concerned with treaties as instruments of diplomacy. He constructed along with them a moral and legal structure that could be used in today's complicated systems of international relations. This research seeks to emphasize the contemporary relevance of these treaty principles of the Prophet and examine how they can be utilized in international relations today.

Keywords: Agreement, Violence, Exploitation, Religious freedom, welfare society, Interfaith Relations

تعارف:

معاہدات کسی بھی منظم معاشرے کے قیام و استحکام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ معاہدات افراد، اقوام اور مذاہب کے درمیان باہمی تعلقات کو ضابطۂ اخلاق اور قانون کے دائرے میں لاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات نے معاہدات کو محض ایک سماجی ضرورت کے طور پر نہیں بلکہ ایک شرعی و اخلاقی فریضے کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ قرآن مجید بار بار وعدوں کی پابندی، امانت داری اور عدل و انصاف پر زور دیتا ہے، اور سنت نبوی ﷺ ان تعلیمات کی عملی تفسیر پیش کرتی ہے۔ یہ مقالہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دور نبوی ﷺ کے معاہداتی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ دور نبوی ﷺ میں طے پانے والے معاہدات، خواہ وہ مسلمانوں کے داخلی معاملات سے متعلق ہوں یا غیر مسلم اقوام اور قبائل کے ساتھ، ایسے اصولوں پر مبنی تھے جو نہ صرف اس عہد کے معاشرتی حالات میں مؤثر اور قابل عمل تھے، بلکہ آج کے بین الاقوامی و عالمی تناظر میں بھی اپنی معنویت اور افادیت برقرار رکھتے ہیں۔ میثاق مدینہ ایک منفرد اور تاریخی دستاویز تھی، جس نے مختلف مذہبی، نسلی، اور قبائلی اکائیوں کو ایک اجتماعی شہری ریاست کے اصول پر متحد کیا، بلکہ تدبر، سیاسی بصیرت، اور ایفائے عہد کی اعلیٰ ترین مثال کے طور پر سامنے آئی، جو اسلام کے سفارتی اصولوں کی عملی ترجمانی کرتی ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ جانچنا ہے کہ معاہدات نبویہ کے اصول جدید بین الاقوامی نظام میں کس حد تک قابل اطلاق ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے معاہدات کا مطالعہ عصر حاضر میں نہ صرف بین الاقوامی سفارتی تعلقات کی تفہیم میں مدد فراہم کرتا ہے بلکہ اقوام عالم کے مابین منصفانہ اور پائیدار روابط کے قیام کے لیے ایک فکری و عملی لائحہ عمل بھی مہیا کرتا ہے۔

CC BY

لٹریچر ریویو:

"میثاق مدینہ: ایک آئینی دستاویز"—اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات کی بنیاد۔(میثاق مدینہ اسلامی تاریخ کا پہلا تحریری معاہدہ تھا جسے نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں مختلف قبائل، بالخصوص غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ طے کیا تھا۔ یہ دستاویز نہ صرف ایک سیاسی اور سماجی معاہدہ تھی بلکہ ایک مکمل آئینی نظام کی بنیاد بھی تھی، جس میں تمام فریقین کو مذہبی، معاشرتی اور عدالتی حقوق کی ضمانت دی گئی تھی۔ میثاق مدینہ ایک تاریخی دستاویز ہونے کے باوجود آج کے عالمی سفارتی عمل، امن مذاکرات، اور بین الاقوامی ثالثی کے بنیادی اصولوں کی عکاسی کرتا ہے۔)

"صلح حدیبیہ کے سیاسی و اخلاقی پہلو"—جامعات میں ایم فل / پی ایچ ڈی سطح پر کیے گئے تحقیقی مقالات۔(صلح حدیبیہ ایک اہم معاہدہ تھا جو نبی کریم ﷺ نے قریش مکہ کے ساتھ کیا۔ یہ بظاہر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ لگتا تھا، لیکن اس سے اسلام کو امن کے ساتھ پھیلنے کا موقع ملا۔ سیاسی طور پر یہ معاہدہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام لڑائی کے بجائے بات چیت اور امن کو ترجیح دیتا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے نبی ﷺ نے معاہدے کی تمام شرطوں کو پورا کر کے صبر، وفاداری اور اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کیا۔ اس تحقیق میں صلح حدیبیہ کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اسلامی تعلیمات میں معاہدات صرف وقتی یا سیاسی مفادات کے حصول کا ذریعہ نہیں، بلکہ وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اور دیرپا اصولوں پر استوار ہوتے ہیں۔ یہی پہلو آج کے دور میں بھی امن اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔)

"دور نبوی میں بین الاقوامی تعلقات"—جدید بین الاقوامی قانون اور سیرت کا تقابلی مطالعہ۔(دور نبوی ﷺ میں بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد امن، رواداری اور معاہدات کی پاسداری پر رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف عرب قبائل بلکہ روم، حبشہ اور فارس جیسے دیگر ممالک کے حکمرانوں سے بھی سفارتی روابط قائم کیے۔ آپ ﷺ نے خطوط، معاہدات اور وفود کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ اسلام عالمی امن کا داعی مذہب ہے۔ میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ اور بیرونی بادشاہوں کو لکھے گئے خطوط اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اسلامی ریاست دوسرے مذاہب اور اقوام کے ساتھ پر امن تعلقات کی حامی تھی۔ اس تحقیق میں ان مثالوں کو اس لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ معاہدات اور بین الاقوامی تعلقات اسلامی تعلیمات کا بنیادی حصہ ہیں، اور آج کے دور میں بھی انہی اصولوں کو اپنا کر عالمی سطح پر امن اور ہم آہنگی قائم کی جا سکتی ہے۔)

"السیاسۃ الشرعیہ" از ابن تیمیہ اور "احکام اہل الذمہ" از ابن القیم الجوزیہ اس ضمن میں بنیادی متون ہیں۔ جدید دور میں مولانا مودودی، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور دیگر اہل علم نے ریاستی معاہدات کا بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں جائزہ لیا ہے۔ بیشتر تحقیقات میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ تک محدود ہیں؛ دیگر معاہدات جیسے نجران، طائف، خیبر کے معاہدات پر کم کام ہوا ہے۔ اسلامی اور مغربی معاہداتی اصولوں کا تقابلی مطالعہ اب بھی ناکافی ہے۔ دور حاضر کے بین الاقوامی تعلقات کے تناظر میں خاص طور پر اخلاقی اصولوں پر تحقیقی مواد نسبتاً کم ہے۔

منہج تحقیق:

موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس کے لیے بیانیہ اور تاریخی تحقیق کو اختیار کیا جائے گا۔ اس ضمن میں لائبریریوں سے استفادہ نیز دیگر ضروری طریقوں کو استعمال میں لایا جائے گا یہ ریسرچ لائبریری based ہونے کے ساتھ اس میں لیکچرز اور انٹرنیٹ جیسے جدید ذرائع سے بھی مدد لی جائے گی۔

معاہدہ کی تعریف وتوضیح:

معاہدہ وہ تحریری اتفاقیہ ہے جو بین الاقوامی قوانین کے مطابق دو یا اس سے زائد ریاستوں کے آپس کے تعلقات، حقوق والتزامات کے طور پر قرار پایا جاتا ہے۔[1]

امام محمدؒ فرماتے ہیں:

[1] A Modern Dictionary of English Language, Macmillan and Co. Ltd, St. Martin's Street, London, 1911, P. 108

OPEN ACCESS
CC BY

انہا موادعة المسلمين لأهل الحرب سنين معلومة -[2]

معاہدہ کے لئے متعلقہ الفاظ:

علمائے کرام نے 'معاہدہ' کے لیے مختلف اصطلاحات استعمال کی ہیں جو اس کے مختلف پہلوؤں اور مقاصد کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان میں 'ہدنہ' (امن قائم کرنا)، 'مہادَنہ' (کسی معاہدے کا طے پانا)، 'موادَعہ' (جنگ نہ کرنے کا معاہدہ)، 'صلح' (امن کا معاہدہ)، 'امان' (دشمن کو امن فراہم کرنا)، 'میثاق'، 'عقد'، 'حلف'، 'عہد'، 'مسالمہ' اور 'وعدہ' شامل ہیں۔ عربی فقہی ادب میں بعض اوقات یہ تصور 'توادع الفریقین' کے تحت بھی بیان کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ دونوں فریق جنگ نہ کرنے پر رضامند ہو جائیں۔[3]

الهدنة (معاہدہ صلح)

الهدنة فقہی اصطلاح میں ایسا عارضی معاہدہ ہے جو اسلامی ریاست اور غیر مسلم دشمن ریاست کے درمیان مخصوص مدت کے لیے صلح یا جنگ بندی کے طور پر طے پاتا ہے۔ ابن قدامہ کے مطابق:

وَمَعْنَى الْهُدْنَةِ ، أَنْ يَعْقِدَ لِأَهْلِ الْحَرْبِ عَقْدًا عَلَى تَرْكِ الْقِتَالِ مُدَّةً ، بِعِوَضٍ وَبِغَيْرِ عِوَضٍ [4]

میثاق:

اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا [5]

الحلف:

لفظ حلف عربی زبان میں قسم، عہد، وعدہ، میثاق، اور پختہ قول کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ[6]

ارشاد نبوی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے:

أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً [7]

---

[2] السرخسی، امام ابو بکر محمد بن احمد، شرح کتاب سیر الکبیر، تحقیق د صلاح الدین المنجد، باب الشروط فی الموادعۃ وغیرھا، الجزالخامس، ص: 1780

[3] الانصاری، شیخ الاسلام زکریا، تحفته الطلاب شرح تنقيح الباب، مطبع محمد علی قاہرہ، 1350ء، ص:281

[4] ابن قدامة،موفق الدين عبد الله بن أحمد بن قدامة المقدسي،المغني،دارإحيارالتراث العربي،1985، الطبعة الأولى،كتاب الجهاد،مسألة أهل الذمة إذا نقضوا العهد،ص:238

جنگ بندی کا موقت معاہدہ غیر مسلموں سے معاوضہ لے کر یا دے کر کیا جا سکتا ہے۔

[5] سورۃ النساء:90؛ نیز ملاحظہ ہو "میثاق" دیگر آیات قرآنی میں۔ البقرۃ 83، آل عمران 81، 187، المائدہ 12، 70، اعراف 169، الانفال 72، الرعد 20 وغیرہ۔

البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو یا وہ جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں نہ تم سے لڑتے ہیں اور نہ اپنے لوگوں سے، اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا ہے پھر وہ تم سے لڑتے ہیں، سو اگر وہ تم سے ہٹ کر رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہیں ان پر (لڑائی کی) کوئی راہ نہیں دی۔

[6] ایضا:89 "یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ"۔

[7] المباركفوري ، محمد بن عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري، تحفة الأحوذي، دار الكتب العلمية، س ن، كتاب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، بَاب مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ، ص:173

OPEN ACCESS

CC BY

" جاہلیت کے زمانے کے معاہدوں کو پورا کرو، کیونکہ اسلام ان کو اور زیادہ مضبوطی دیتا ہے"۔

دور جاہلیت میں ہونے والے معروف معاہدہ حلف الفضول کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وہ معاہدہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔[8] حلف الفضول کی مثال اس تحقیق میں اس لیے اہم ہے کیونکہ یہ ایک ایسا معاہدہ تھا جسے نبی کریم ﷺ نے اسلام کے بعد بھی برقرار رکھا تھا۔اس طرز عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے ماضی کے مثبت اور انصاف پسند معاہدات کو نہ صرف اپنایا بلکہ ان کی روح کو مزید مضبوط کیا، جو موجودہ بین الاقوامی تعلقات اور سماجی ہم آہنگی کے لیے مشعل راہ ہیں۔

جنگ کے آداب مختلف اقوام اور مذاہب میں شروع ہی سے اہم موضوع بحث رہے ہیں۔ عصر حاضر میں جنگ کی ہلاکت خیز شدت کے تناظر میں آداب جنگ کی بحث بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔اس سلسلے میں مخالفین اسلام کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں نے جنگ کے آداب کو پس پشت ڈالتے ہوئے ظلم و عدوان کو روا رکھا اور طاقت کے زور پر اشاعت اسلام کا سامان کیا۔ جبکہ اسلام صلح اور مصالحت کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن میں جنگی معاہدوں کے حوالے سے مختلف آیات موجود ہیں، جیسے سورۃ الانفال میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ-[9]

فقہاء نے جنگی معاہدوں کے حوالے سے مختلف اصول وضع کیے ہیں۔ یہ اصول مختلف فقہی مکاتب فکر کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں، مگر ان کا مقصد عمومی طور پر انسانی حقوق کی حفاظت اور انصاف کو برقرار رکھنا ہے[10]۔ یہاں کچھ اہم اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں:

- جنگ کے دوران کسی بھی صورت میں ظلم، زیادتی، اور غیر قانونی کاروائیوں سے پرہیز کیا جائے گا۔ جو معاہدے کیے جائیں گے، وہ دونوں فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کو منصفانہ طور پر تقسیم کریں گے۔
- جنگی معاہدوں میں غیر مسلح شہریوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، اور مریضوں کی حفاظت شامل ہے۔
- جنگ کے دوران دشمن کے فوجیوں کو امان دی جانی چاہئے اور قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔
- جنگی کارروائی شروع کرنے سے پہلے دشمن کو معاہدے کی شرائط، وجوہات، اور مقاصد سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ اس کا مقصد غیر متوقع حملوں اور دھوکہ دہی سے بچنا ہے۔
- معاہدے کی خلاف ورزی کرنا یا دھوکہ دہی سے کام لینا منع ہے۔ اسلامی فقہ میں غداری اور معاہدے کی خلاف ورزی کو شدید مذمت حاصل ہے۔
- اسلام میں جنگ کے دوران قدرتی وسائل، زراعت، اور شہری املاک کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے۔
- معاہدے کی مدت اور شرائط کا تعین بھی اہم ہے۔ اس میں معاہدے کے اختتام کی تاریخ، فریقین کی ذمہ داریاں، اور شرائط کی تفصیلات شامل ہوتی ہیں۔

---

[8] لکاسانی، علاء الدین ابو بکر، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج6، ص71

[9] سورۃ الانفال: 61 / "اور اگر وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے"۔

[10] اس موضوع پر تفصیلی فقہی تجزیے کے لیے دیکھئے: امام ابو بکر محمد بن احمد ابی سہل السرخسی، شرح کتاب السیر الکبیر (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1997)، باب قتل الأسارى والمن علیهم، ج:3، ص: 135-124
امام ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی، المبسوط (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001)، کتاب السیر، باب معاملۃ الجیش مع الکفار، ج:10، ص:36

OPEN ACCESS

- معاہدوں میں جنگ کے بعد امن کی کوششیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ جنگی معاہدوں کا مقصد نہ صرف جنگ کے دوران انصاف فراہم کرنا ہے بلکہ جنگ کے بعد مستقل امن کے قیام کے لئے بھی کوشش کرنا ہے۔

اسلامی فقہ اور بین الاقوامی قانون دونوں ہی معاہدات کے ذریعے جنگ کے دوران امن کے قیام کو یقینی بنانے کے اصولوں پر زور دیتے ہیں، تاہم ان کے نظریات اور اطلاق میں اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر منصوری کے مطابق، اسلامی فقہ اور بین الاقوامی قانون کے درمیان تقابلی مطالعہ نہ صرف فقہی اور قانونی اصولوں کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ عصر حاضر کے عالمی مسائل کے حل کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کے افکار میں یہ بات نمایاں ہے کہ اسلامی فقہ اخلاقی اور دینی بنیادوں پر انسانیت کے حقوق، امن، اور عدل کے قیام پر زور دیتا ہے، جبکہ بین الاقوامی قانون ریاستوں کے تعلقات، معاہدات، اور عالمی سلامتی کو منظم کرتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اسلامی فقہ کی تعلیمات کو بین الاقوامی قانون کے دائرہ کار میں شامل کرنے سے عالمی تنازعات کے حل کے لیے ایک جامع اور متوازن نقطہ نظر اپنانا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ، انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ عملی میدان میں ثقافتی، سیاسی، اور مذہبی اختلافات کی وجہ سے دونوں نظاموں کے اصولوں کو یکساں طور پر نافذ کرنا چیلنجز کا باعث ہے، لیکن ان چیلنجز کے باوجود، اسلامی فقہ اور بین الاقوامی قانون کے درمیان مکالمہ عالمی قانون سازی اور امن کی کوششوں کے لیے ایک مثبت قدم ہے۔

اسلام کے جنگی معاہدات قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک اور انہیں معقول حقوق فراہم کرنے پر زور دیتے ہیں ۔ بین الاقوامی قانون بھی اسی اصول کو تسلیم کرتا ہے، خصوصاً جنیوا کنونشن (Geneva Conventions)، جو شہریوں اور قیدیوں کے حقوق کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے ۔

- اسلام معاہدے کی شرائط اور وجوہات کے بارے میں دشمن کو واضح طور پر آگاہ کرنے اور معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کو سختی سے منع کرتا ہے۔ بین الاقوامی قانون بھی معاہدے کی خلاف ورزی کو جنگی جرم قرار دیتا ہے۔
- اسلامی قانون جنگ کے بعد بھی امن و استحکام کی بحالی پر زور دیتا ہے، جسے بین الاقوامی قانون میں بھی اہمیت حاصل ہے۔ امن معاہدات اور مصالحتی کوششیں دونوں نظاموں میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔
- اسلامی فقہ جنگی معاہدات میں قدرتی وسائل اور شہری املاک کی حفاظت کو اہم قرار دیتی ہے تاکہ غیر ضروری تباہی سے بچا جا سکے۔ دور حاضر کے بین الاقوامی قانون میں بھی خاص طور پر ماحولیاتی حقوق اور جنگ کے دوران شہری املاک کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے ۔

اسلامی فقہ اور بین الاقوامی قانون جنگی معاہدات میں انصاف اور انسانی حقوق کی حفاظت کو مشترکہ اہمیت دیتے ہیں۔ دونوں نظاموں کا مقصد جنگ کے دوران اور بعد میں امن اور انسانی وقار کا تحفظ ہے، مگر اسلامی فقہ میں مذہبی اور اخلاقی اصول زیادہ نمایاں ہوتے ہیں جبکہ بین الاقوامی قانون زیادہ تر سیاسی اور قانونی دستاویزات کی صورت میں موجود ہے۔

سیرت نبوی ﷺ میں جنگی معاہدوں کا اطلاق:

مکہ مکرمہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کے دور نبوت کے ابتدائی تیرہ برس (610 تا 622 عیسوی) کے دوران، قریش کی بااثر اور دولت مند اشرافیہ نے اسلام کے توحیدی پیغام کی سخت مخالفت کی۔ اس مخالفت کا اظہار کمزور اور بے سہارا مسلمانوں پر شدید جسمانی اور معاشی جبر کی صورت میں ہوا۔ تاہم، رسول اللہ ﷺ نے ان تمام مظالم کے باوجود، انتقامی کارروائی سے منع فرمایا اور صبر، تحمل اور پرامن مزاج اپنانے کی تلقین فرمائی۔ جب ظلم و ستم ناقابل برداشت ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے اپنے جانثار پیروکاروں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، جہاں آپ ﷺ نے 622ء میں ایک خود مختار اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے قرب و جوار میں امن و امان اور سیاسی استحکام کے قیام کے لیے مختلف قبائل اور ہمسایہ قوموں کے ساتھ معاہدات کیے۔ ان معاہدات کا مقصد صرف جنگوں سے اجتناب نہیں تھا، بلکہ تعاون، غیر جانبداری، اور باہمی احترام کو فروغ دینا بھی تھا۔ مدینہ کے قیام کے بعد، رسول اکرم ﷺ نے نہ صرف داخلی امن کے لیے اقدامات کیے بلکہ بین

CC BY

الاقوامی سطح پر قبائل اور اقوام کے ساتھ سفارتی روابط قائم کیے۔ آپ ﷺ نے کئی قبائل سے دفاعی اور غیر جارحانہ معاہدے کیے جن کی رو سے ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے، غیر جانبدار یا مشترکہ دفاع کے اصول تسلیم کیے گئے۔ ان معاہدات نے نہ صرف مقامی استحکام میں مدد دی بلکہ بین الاقوامی تعلقات کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

میثاق مدینہ:

میثاق مدینہ اسلامی تاریخ کا پہلا تحریری معاہدہ تھا جسے نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے مختلف قبائل، یہودی برادریوں اور غیر مسلم گروہوں کے ساتھ قائم فرمایا۔ اس معاہدے کو بعض علما دفاعی اتحاد کی شکل بھی قرار دیتے ہیں، کیونکہ اس میں شہر مدینہ کے دفاع، اجتماعی سلامتی، اور قریش کے خلاف ممکنہ حملوں کی صورت میں باہمی دفاع کی شرائط شامل تھیں۔ معاہدے کی بنیادی دفعات میں شامل تھا کہ مدینہ کے تمام باشندے، قطع نظر مذہب یا قبیلے کے، شہر کے دفاع اور امن کے قیام میں برابر شریک ہوں گے۔ اس کے تحت تمام گروہوں کے حقوق و فرائض متعین کیے گئے، اور اجتماعی انصاف اور عدم جارحیت کی ضمانت دی گئی تھی۔

میثاق مدینہ، جو نبی کریم ﷺ کی قیادت میں ایک متنوع، کثیر المذاہب اور کثیر القبائل معاشرے کے لیے تیار کیا گیا تھا، آج کے جدید ریاستی نظام کے کئی بنیادی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ عصر حاضر میں جمہوریت، انسانی حقوق، مذہبی آزادی، اور اقلیتوں کے تحفظ جیسے تصورات جنہیں اقوام متحدہ اور عالمی قوانین نے تسلیم کیا ہے، وہی اصول چودہ سو سال قبل میثاق مدینہ میں موجود تھے۔ آج جب دنیا مذہبی اور ثقافتی تناؤ کا سامنا کر رہی ہے، تو میثاق مدینہ بقائے باہمی، اجتماعی سلامتی، معاشرتی انصاف اور مذہبی رواداری کے لیے ایک قابل عمل ماڈل ہے۔ یہ معاہدہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ ایک ریاست مذہبی تفریق کے بغیر سب کو برابر کا شہری تسلیم کر سکتی ہے۔ میثاق مدینہ کا جدید دنیا سے موازنہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلام کا نظریۂ ریاست اور شہری ہم آہنگی وقت سے ماورا، پائیدار اور عالمی سطح پر قابل عمل ہے۔ نبی ﷺ کے عہد کی معاہداتی پالیسی آج کے عالمی اصولوں کے لیے ایک جامع اور قابل تقلید نمونہ پیش کرتی ہے۔

بھارت، جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اور ایک کثیر المذاہب ریاست ہے، اپنے آئین میں تمام شہریوں کو مساوی حقوق، مذہبی آزادی، اور ثقافتی خودمختاری کا پابند ہے۔ تاہم، بھارت میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ حالیہ امتیازی سلوک، جیسے شہریت کے قوانین یا فرقہ وارانہ فسادات، میثاق مدینہ کی اس روح سے متصادم دکھائی دیتے ہیں جو ہر فرد کے جان و مال، مذہب اور ثقافت کی بلا امتیاز حفاظت کا ضامن تھا۔

اسی طرح یورپ، بالخصوص یورپی یونین، انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مضبوط قانونی فریم ورک رکھتا ہے (جیسا کہ یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق)۔ تاہم، حالیہ برسوں میں یورپ میں مہاجرین، مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف تعصبانہ رویے اور امتیازی پالیسیوں نے اس فریم ورک کو چیلنج کیا ہے۔ بھارت اور یورپی یونین کے قوانین کے مقابل، میثاق مدینہ کا ماڈل نہ صرف مذہبی ہم آہنگی بلکہ مساوی معاشرتی شرکت اور بقائے باہمی کی ایک ایسی مثال ہے جو وقت اور حالات کی قید سے بالاتر ہو کر آج بھی قابل تقلید ہے۔

مزید برآں، نبی کریم ﷺ کے دور کے معاہدات میں ثقافتی اور مذہبی اختلافات کے باوجود باہمی احترام اور رواداری کو فروغ دیا گیا، جو آج کے کثیر الثقافتی اور کثیر المذہبی عالمی معاشرے کے لیے ایک اہم سبق ہے۔ اس تناظر میں، آج کے عالمی قوانین اور بین الاقوامی معاہدات میں بھی مذاہب اور ثقافتوں کی آزادی، اقلیتوں کے حقوق، اور تفاہم و تعاون کے اصول اہمیت رکھتے ہیں۔

نتائج / تجاویز:

- اسلامی معاہداتی اصولوں کو اقوام متحدہ کے چارٹر سے تقابل کی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

CC BY

- صلح حدیبیہ کو جدید سفارتی حکمت عملی کے ماڈل کے طور پر تجزیاتی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔
- اسلامی قانون امن وجنگ (السّیر) کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے نظریات سے ہم آہنگ کر کے عملی ضوابط تیار کیے جا سکتے ہیں۔

سفارشات:

- موجودہ مسلم ریاستوں کو چاہیے کہ وہ سیرت نبوی ﷺ کے معاہداتی اصولوں کو اپنی سفارتی پالیسیوں میں شامل کریں۔
- دینی مدارس اور جامعات میں "فقہ المعاہدات" کے موضوع پر الگ کورسز متعارف کرائے جائیں۔
- بین الاقوامی سطح پر اسلامی معاہداتی اصولوں کو اجاگر کرنے کے لیے تحقیقی سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے۔
- اسلامی تعلیمات اور جدید بین الاقوامی قوانین کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے علمی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔
- سیرت نبوی ﷺ کو بطور رول ماڈل دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ اسلام کا پرامن اور منصفانہ چہرہ اجاگر ہو۔

اسلامی معاہداتی اصول، آج کے فلسطینی مسئلے کا ایک موثر حل فراہم کرتے ہیں۔ اگر فلسطین و اسرائیل کے درمیان مذاکرات اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قائم کیے جائیں جیسا کہ صلح حدیبیہ یا میثاق مدینہ میں دیکھا گیا تو نہ صرف جنگ کا خاتمہ بلکہ ایک منصفانہ، پائیدار اور باوقار ریاست کا قیام بھی ممکن ہے۔ یہ تحقیق معاہدات کے فقہی اصولوں کو جدید بین الاقوامی قانون سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش ہے۔ یہ مقالہ اسلامی شریعت میں معاہدات کی اہمیت، ان کے اخلاقی و قانونی اصول، اور نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل کا جائزہ لیتا ہے۔ مقالے میں میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ اور قبائلی معاہدات جیسے تاریخی واقعات کی مدد سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام میں معاہدات کو نہایت اہمیت حاصل ہے اور ان کی پاسداری کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی اصول اور جدید بین الاقوامی قانون میں کئی مشترک اقدار پائی جاتی ہیں۔ یہ مقالہ اس امر کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ دورِ نبوی ﷺ کے معاہداتی اصول آج کی عالمی دنیا میں سفارت کاری، عالمی امن، اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے لیے ایک مؤثر فریم ورک فراہم کر سکتے ہیں۔

Bibliography:

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih al-Bukhari. Translated by Muhammad Muhsin Khan. Riyadh: Darussalam Publishers, n.d.

Al-Muslim, Imam. Sahih Muslim. Translated by Abdul Hamid Siddiqui. Beirut: Dar al-Fikr, n.d.

Ibn Hisham, Abdul Malik. Al-Sirah al-Nabawiyyah. Edited by Mustafa al-Saqqa. Cairo: Mustafa al-Babi al-Halabi, 1955.

Al-Waqidi, Muhammad ibn Umar. Kitab al-Maghazi. Edited by Marsden Jones. London: Oxford University Press, 1966.

Mansoori, Tahir. Islamic Law of Contracts: Applications in Islamic Finance. Islamabad: Institute of Policy Studies (IPS Press), 2020.

Munir, Muhammad. Islamic International Law: Introduction and Analysis. Islamabad: Shariah Academy, International Islamic University Islamabad, 2012.

Al-Zuhayli, Wahbah. Al-'Alaqat al-Duwaliyya fi al-Islam. Damascus: Dar al-Fikr, 2005.

Bassiouni, M. Cherif. The Shari'ah and Islamic Criminal Justice in Time of Crisis. Cambridge: Cambridge University Press, 2014.

Crawford, James. Brownlie's Principles of Public International Law. 9th ed. Oxford: Oxford University Press, 2019.

Emon, Anver M. Islamic Natural Law Theories. Oxford: Oxford University Press, 2010.

CC BY